بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ✦ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸ / ۷۳ | پیر ۱۷ شوال المکرم ۱۴۰۴ھ ہجری ۱۶ وفا ۱۳۶۳ ہش ۱۶ جولائی ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۱۶ وفا جولائی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم وفادار اور عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے

تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو وہ تم پر رحم فرمائے گا:

"مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں ماندہ نہیں ہوتے۔ اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم حیا والا صادق وفادار عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور صفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۰-۲۱)

وفاقی شرعی عدالت میں بعض احمدیوں کی پیشکردہ درخواست کی سماعت شروع ہو گئی

پہلے روز کی کارروائی کے متعلق عدالت کے رجسٹرار کا جاری کردہ پریس ریلیز

لاہور ۱۵ جولائی۔ وفاقی شریعت کورٹ پاکستان کے رجسٹرار نے جو پریس ریلیز آج یہاں جاری کی ہے اس کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔

شریعت کورٹ کے فل بنچ کی کارروائی آج یہاں لاہور ہائی کورٹ کی عمارت میں منعقد ہوئی۔ یہ فل بنچ مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس، مسٹر جسٹس فخر عالم، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی۔ اور مسٹر جسٹس مولانا عبد القدوس قاسمی پر مشتمل ہے۔ سماعت کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزت مآب چیف جسٹس صاحب نے کی۔ پریس ریلیز میں مزید بتایا گیا ہے کہ درخواست نمبر ۱۹۸۴/۱/۱۷ جو مسٹر مجیب الرحمٰن اور تین دوسرے اصحاب کی طرف سے قادیانیوں/احمدیوں کے بارے میں آرڈیننس کو چیلنج کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے۔ اس کی سماعت ہوئی۔ درخواست گزار کے دلائل شروع ہونے سے پہلے عدالت نے تین درخواستیں نپٹائیں۔ یہ درخواستیں سیکرٹری آل پارٹیز مرکزی ختم نبوت ایکشن کمیٹی پاکستان۔ کنوینر ورلڈ ایسوسی ایشن آف مسلم جیورسٹس (پاکستان اور غیر ملکی) اور چیئرمین پاکستان مسیحی کاشتکار پارٹی کی طرف سے دائر کی گئی تھیں۔

ان میں عدالت سے استدعا کی گئی تھی کہ ان کو بھی مقدمہ کا فریق بنایا جائے۔ عدالت نے یہ حکم جاری کیا کہ آئین اور عدالت کے قواعد کی رو سے ایسی درخواست ناقابلِ قبول ہے۔ تاہم یہ لوگ عدالت کی معاونت کر سکتے ہیں۔ ان کو اجازت دی گئی کہ وہ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں تحریری طور پر پیش کریں۔

مسٹر مجیب الرحمٰن جو درخواست دہندگان کی طرف سے وکیل ہیں انہوں نے اپنے دلائل پیش کئے۔ ان کے دلائل ۹-۵۵ سے ۱۱ بجے تک اور پھر ۱۱ بجے سے ۱½ بجے تک جاری رہے۔ ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ حاجی غیاث محمد ایڈووکیٹ اور مسٹر ایم۔ بی زمان ایڈووکیٹ وفاقی حکومت کی طرف سے پیش ہوئے۔ ان کی معاونت علامہ خالد محمود۔ مولانا عبدالرحمٰن۔ مولانا عبدالرحیم اشعر اور علامہ شریف جالندھری کر رہے تھے۔

دلائل کے دوران سرکردہ علماء بھی موجود تھے۔ عدالت اپنی کارروائی کل بھی جاری رکھے گی۔ اس مقدمہ میں عدالت نے درخواست کی ہے کہ مندرجہ ذیل عدالتی معاونین عدالت کی مدد کریں۔

۱۔ مولانا محمد اشرف صدر شعبہ عربی پشاور یونیورسٹی۔ ۲۔ ڈاکٹر قاضی مجیب الرحمٰن صدر شعبہ اسلامک اسٹڈیز پشاور یونیورسٹی۔ موصوف آج عدالت میں موجود تھے۔ ۳۔ پروفیسر محمد احمد غازی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد۔ ۴۔ مولانا صدر الدین رفاعی راولپنڈی۔ ۵۔ قاری سعید الرحمٰن۔ رکن فیڈرل کونسل۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

عمر ناپائیدار پر بھروسہ عقلمند کا کام نہیں

"عمر ناپائیدار پر بھروسہ کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ موت یونہی آکر نہ ٹل جاتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا جب کہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے پھر اس کی زندگی کا خدا تعالیٰ کے سوا کون ذمہ دار ہو سکتا۔ اگر زندگی خدا کے لیے ہو تو اس کی حفاظت کرے گا۔ بخاری میں حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعضاء ہو جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸۳)

۔ ۰ میرے بھائی ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب سات سال سے بندش پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اب تک ان کے کئی اپریشن ہو چکے ہیں۔ ۱۹ جون کو ان کا بمبئی میں مثانہ کے کینسر کا اپریشن ہوا۔ کینسر غیر معمولی طور پر بڑھا ہوا ہے

تمام بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے انتہائی دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں شافی مطلق خدا میرے خادم دین بھائی کو محض اپنے خاص فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عنایت فرمائے۔ لمبی فعال مقبول خدمتِ دین والی زندگی مرحمت فرمائے اور بے حساب قلمی جہاد کی توفیق عطا فرمائے۔ تین اہم کتب کے مسودے زیر تکمیل ہیں۔

(سیدہ نسیم سعید راولپنڈی)

میرے بیٹے عزیزم نذیر احمد کارکن دفتر الفضل کا نکاح مورخہ ۲۷ جون ۱۹۸۴ء بروز بدھ بعد نماز عصر محترم سعید احمد صاحب مربی سلسلہ فیصل آباد نے بیت الفضل فیصل آباد میں عزیزہ پروین اختر بنت چراغدین صاحب ساکن نشاط آباد فیصل آباد کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے مہر پر پڑھا

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور نیک ثمرات سے نوازے

(منیر احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ: قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ر شوال ۱۴۰۴ھ

۱۶ وفا ۱۳۶۳ ہش

کمال استقامت آزمائش کا حق پورا ہونے پر موقوف ہے

اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ انعامات کے حصول کو ایمان لانے کے سلسلہ میں محض زبانی اقرار کے ساتھ نہیں بلکہ اس پر تادم آخر قائم رہنے میں کامل استقامت کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔ جیسا کہ سورۃ حٰمٓ السجدہ کی آیت ۳۱ سے ثابت ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے، پھر کامل استقامت کے ساتھ اس عقیدت پر قائم ہو گئے۔ ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

جس طرح ایمان لانے کے سلسلہ میں محض زبانی اقرار کافی نہیں ہوتا، اسی طرح زبان سے یہ کہہ دینے سے کہ میں تا مرگ اس ایمان پر قائم رہوں گا ایک انسان مستقیم الحال کیسے قرار پا سکتا ہے۔ انسان کی استقامت کا پتہ تو آزمائش اور امتحان کے دوران چلتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آزمائش میں پورا اتر کر اپنے مستقیم الحال ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ اس وقت کہا جا سکتا ہے کہ واقعی اس کی استقامت فوق الکرامت ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝

(العنکبوت آیات ۳ و ۴)

ترجمہ:۔ کیا (اس زمانہ کے) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے (کافی ہوگا) اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا۔ حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے گزر چکے ہیں ان کو ہم نے آزمایا تھا اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کر دے گا ان کو بھی جنہوں نے (ایمان لانے کے اقرار کے وقت) سچ بولا اور ان کو بھی جنہوں نے جھوٹ بولا۔

بہرحال استقامت جانچنے کے لئے امتحان کا آنا ضروری ہے اور پھر کامل استقامت کا پتہ آزمائش کا حق پورا ہونے پر ہی چل سکتا ہے۔ چھوٹی موٹی آزمائش میں تو کمزور ایمان کے لوگ بھی اپنے مستقیم الحال ہونے کا ثبوت دے دیتے ہیں لیکن جب آزمائش نہایت کڑی ہو اور انسان کی جان پر آ بنے اس وقت انسان اپنے پائے ثبات میں لغزش نہ آنے دے۔ یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے کہ وہ استقامت میں کمال درجہ پر پہنچا ہوا ہو۔ جو لوگ ایسی کڑی آزمائش میں پورے اترتے ہیں اور جب تک خدا کی نگاہ میں آزمائش حق پورا نہ ہو جائے اس وقت تک اپنے ایمانوں میں پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہتے ہیں اور اس راہ میں جان تک کی پرواہ نہیں کرتے۔ وہی خدا تعالیٰ کے نزدیک صحیح معنوں میں مستقیم الحال ہوتے ہیں اور انہیں ہی اس کی جناب میں اعلیٰ درجات ملتے ہیں اور خاص انعامات کا انہیں ہی مورد بنایا جاتا ہے۔

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ایمان کا ہر مدعی اس امر سے پوری طرح آگاہ ہو کہ کامل استقامت کس کو کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ اس کے بغیر وہ استقامت کو آزمائش میں پورا اتر نہیں سکتا۔ سو سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ کامل استقامت سے کیا مراد ہے فرماتے ہیں:۔

"کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور فرمانبرداری کی صف میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں، ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لیے کسی دوسرے دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

نظم

صبحِ صادق کے سویرے ہیں ابھرنے والے
آخرِ شب ہے، اندھیرے ہیں بکھرنے والے

رات بھیگی ہے، ہوا بھی نہیں رکنے والی
شمعِ افروز کی لو بھی نہیں جھکنے والی
مطلعِ جاں پہ اُجالے ہیں اُترنے والے

ٹھیک ہے دھوپ کڑی ہو تو بلا ہوتی ہے
حبس بڑھ جائے تو بارش بھی سوا ہوتی ہے
جیٹھ اور ہاڑ سے ساون نہیں ڈرنے والے

دشتِ ویراں میں کھلیں، کوہ و بیاباں میں کھلیں
بادِ صرصر میں کھلیں، فصلِ بہاراں میں کھلیں
کھل کے رہتے ہیں سدا پھول بکھرنے والے

ہر گلِ تر کو کہاں داغ سوا ہوتا ہے
غم باندازۂ احساس عطا ہوتا ہے
سب کو ملتے ہیں کہاں زخم نہ بھرنے والے

وہ جہاں ہیں، ہمیں جانا ہے وہاں سے آگے
ہے پرے اپنا جہاں اُن کے جہاں سے آگے
منزلِ حق سے گزرتے ہیں گزرنے والے

از ایچ۔ آر۔ ساحر۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیکیوں سے محروم کرنے والی بیماری

بدظنی

(مکرمہ صبیحہ کوثر ملک صاحبہ ایم اے بنت مکرم ملک محمد رفیق صاحب - ربوہ)

دین حق کو جامع اور عالمگیر ہونے کا دعویٰ ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کا یوں ذکر فرمایا ہے

"اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۝"

(مائدہ : ۴)

آج میں نے تمہارے فائدے کے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لیے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

اس دعویٰ کی بنیاد ان زریں اصولوں پر ہے جو ہمیں انسان کو زندگی کے ہر قدم اور ہر موڑ پر اعلیٰ اصول عطا کیے گئے ہیں خواہ اس کا تعلق روزی کمانے سے ہو یا یہ اخلاق سے متعلق ہوں قرآن نے ان تمام باتوں کا مکمل حل بتا دیا ہے دین حق تو عمل کا مذہب ہے جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔

"کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۝"

(آل عمران نمبر ۱۱۱)

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

دنیا بڑی باتوں میں سے ایک بدگمانی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ۝"

(حجرات آیت نمبر ۱۳)

اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

انسانی زندگی میں بے شمار ایسے مواقع آجاتے ہیں جہاں انسان بالکل نیک نیتی سے حالات کا جائزہ لے کر اپنے شک و گمان پر اعتماد کر بیٹھتا ہے۔ ایسا شخص ضرور بعض موقعوں پر خطا کھاتا ہے۔ اور نقصان میں مبتلا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو علیم و حکیم ہے یہ نہیں فرمایا کہ گمان کرنا ہی نہیں چاہیئے بلکہ یہ ارشاد ہے کہ بہت زیادہ گمان سے بچو۔ واضح ہدایت ہے کہ معاملات حسن ظن سے کیا کرو۔ کسی شخص کو یہ اجازت نہیں کہ وہ ہر کام کی ابتداء بدگمانی سے کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ

بہت سے گمانوں سے بچو۔ بعض گمان سخت قسم کا جھوٹ ہیں

حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے اشعار میں فرماتے ہیں۔

اگر دل میں تمہارے شر نہیں ہے۔
تو پھر کیوں ظنِ بد سے ڈر نہیں ہے
کوئی جو ظنِ بد رکھتا ہے عادت
بدی سے خود وہ رکھتا ہے ارادت
گمانِ بد شیاطین کا ہے پیشہ
نہ اہلِ عفت و دین کا ہے پیشہ
تمہارے دل میں شیطاں دے ہے بچے
اسی سے ہوں تمہارے کام کچے
وہی کرتا ہے ظنِ بد بلا ریب
کہ جو رکھتا ہے پردہ میں وہی عیب
مگر عاشق کو ہرگز بد نہ کہیو
ہاں بدظنیوں سے بچ کے رہیو

(درثمین ص۱۱۸ - ص۱۱۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

"کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اعتکاف میں تھے۔ رات کے وقت میں ان سے ملنے آئی کچھ دیر باتیں کرتی رہی جب واپس جانے کے لیے اٹھی تو حضور بھی مجھے کچھ دور چھوڑنے کے لیے میرے ساتھ تشریف لے گئے ہم دونوں چلے جا رہے تھے کہ پاس سے دو انصاری گزرے جب انہوں نے حضورؐ کو دیکھا تو تیزی سے آگے نکل گئے حضورؐ نے انکو فرمایا ٹھہرو! یہ میری بیوی صفیہؓ ہیں۔ اس پر ان انصاری نوجوان نے کہا سبحان اللہ معاذ اللہ کیا ہم آپؐ پر بدگمانی کر سکتے ہیں فرمایا شیطان انسان میں اسی طرح سرایت کر جاتا ہے جیسے خون رگوں میں چلتا ہے مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بدگمانی پیدا نہ ہو اور تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ

بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پر کے اک ریشہ سے ہو جاتی ہے کوؤں کی قطار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۰۶)

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت فضل عمر نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"بدظنی یہ ہے کہ دوسرے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ ایسا ہے ویسا ہے خواہ اس پر اس خیال کو کبھی ظاہر نہ کرے حتیٰ کہ مر جائے مگر پھر بھی یہ گناہ ہے"

(منہاج الطالبین ص۷۲)

ایک شخص کسی کے آگے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتا ہے اور اپنے مطلب کو پیش کرتا ہے لیکن اس کے گھر کی اور اس کی حالت کو نہیں جانتا اور اس کی طاقت اور دولت سے بے خبر ہوتا ہے اپنی حاجت براری ہوتے نہ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر شرارت کی اور میری دستگیری سے منہ موڑا تب محض ظن کی بناء پر اس جگہ جہاں محبت بڑھنی چاہیئے تھی۔ عداوت کا بیج بویا جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ ان گناہوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے جو عداوت کا پھل ہیں بدگمانی سے عیب جوئی کی عادت پڑتی ہے تجسس کی عادت بدظنی سے پیدا ہوتی ہے اور پھر تجسس سے غیبت پیدا ہوتی ہے۔ غیبت بھی بدگمانی ہی کی ایک شاخ ہے جسے غیبت بالقلب کہتے ہیں۔

بدظنی ایک بڑی بلا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بڑی بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے، بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفاتِ خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں"

(ملفوظات جلد اوّل ص۱۰۰)

جیسا کہ تبوک کے واقعہ میں منافق لوگوں نے یہ گمان کیا کہ:۔

"بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓی اَھْلِیْھِمْ اَبَدًا وَّزُیِّنَ ذٰلِکَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَکُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ۝ (الفتح - ۱۳)

حقیقت یہ ہے کہ تم نے گمان کیا تھا کہ رسول اور مومن بھی کبھی اپنے اہل و عیال کی طرف سلامت لوٹ کر نہیں آئیں گے اور یہ امر تمہاری نظر میں خوبصورت کر کے دکھایا گیا تھا (اور تم دل میں بہت خوش تھے) اور تم (مومنوں کے متعلق اور اللہ کے متعلق) برے گمان رکھتے تھے حالانکہ مومن نہیں بلکہ تم خود ہلاک ہونے والے لوگوں میں شامل ہو گئے۔

منافق لوگوں کے سوءِ ظن کے برخلاف اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو نمایاں فتح عطا کی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"وَّاَنَّھُمْ ظَنُّوْا کَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ اللّٰہُ اَحَدًا ۝"

(جن آیت ۸)

اور یقیناً وہ جن یعنی یہودی بھی یقین رکھتے، جس طرح تم یقین رکھتے ہو کہ اللہ کسی کو نبی بنا کر مبعوث نہیں کریگا۔ یہودیوں نے بھی اللہ تعالیٰ پر گمانِ بد کیا کہ وہ کسی نبی کو مبعوث نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ سے بدظنی کی ممانعت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"یَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاھِلِیَّۃِ ۝ (آل عمران)

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو۔ اور بدظنی نہ کرو جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے نہ روزہ نہ صدقات، بدظنی ایمان کے درخت کو نشوونما ہونے نہیں دیتی بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے"

(ملفوظات جلد ۴ ص۷۰)

پھر فرمایا:۔

"شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اوّل سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی مت کرو اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو اسی سے مدد مانگو اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے.....

وہ اس کے لیے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کیطرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لیے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدقِ دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے اور پھر وہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے۔ ایسا انسان خدا تعالیٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ طرح طرح سے اس کی مدد کرتا ہے اور اپنے انعامات اس پر نازل کرتا ہے اور اس کو تسلی بخشتا ہے اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے لیکن بے وفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۶)

اللہ تعالیٰ مومن کے بارے میں فرماتا ہے۔ کہ مومن اپنے رب کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ پر کسی قسم کی بدظنی نہیں کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

بقرہ نمبر ۴۷

ترجمہ: متقی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اس بات پر بھی کہ وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے مرسلوں سے بدظنی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کے لیے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لیے برافروختہ ہوئی۔" (الوصیت صفحہ ۲۶ حاشیہ)

بدظنی سے فساد کا پیدا ہونا

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
اس کا ہووے ستیاناس اس سے بگڑے ہوشیار

"فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے جب پہلی ہی منزل پر خطا کی۔ تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے بدظنی بہت بری چیز ہے جو انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر چڑھتے چڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۷)

سوءِ ظن اور حسن ظن

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"دوسرے کے باطن میں ہم تصرف نہیں کر سکتے اور اس طرح کا تصرف کرنا گناہ ہے انسان ایک آدمی کو بدخیال کرتا ہے اور پھر آپ اس سے بدتر ہو جاتا ہے کتابوں میں میں نے ایک قصہ پڑھا ہے کہ ایک بزرگ اہل اللہ تھے انہوں نے ایک دفعہ عہد کیا کہ میں اپنے آپ کو کسی سے اچھا نہ سمجھوں گا۔ ایک دفعہ دریا کے کنارے پہنچے (دیکھا) کہ ایک شخص ایک حرامزادی عورت کے ساتھ کنارے پر بیٹھا روٹیاں کھا رہا ہے اور ایک بوتل پاس ہے اس میں سے گلاس بھر بھر کر پی رہا ہے ان کو دور سے دیکھ کر اس نے کہا کہ میں نے عہد تو کیا ہے کہ اپنے کو کسی سے اچھا نہ خیال کروں گا مگر ان ان دونوں سے تو میں اچھا ہی ہوں اتنے میں زور سے ہوا چلی اور دریا میں طوفان آیا ایک کشتی آ رہی تھی وہ غرق ہو گئی وہ مرد جو کہ عورت کے ساتھ روٹی کھا رہا تھا اٹھا اور غوطا لگا کر چھ آدمیوں کو نکال لایا اور ان کی جان بچ گئی۔ پھر اس نے اس بزرگ کو مخاطب کر کے کہا کہ تم اپنے آپ کو مجھ سے اچھا خیال کرتے ہو میں نے تو چھ کی جان بچائی ہے۔ اب ایک باقی ہے اسے تم نکالو۔ یہ سن کر وہ بہت حیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تم نے یہ میرا ضمیر کیسے پڑھ لیا۔ اور یہ معاملہ کیا ہے تب اس جوان نے بتلایا کہ اس بوتل میں اسی دریا کا پانی ہے شراب نہیں ہے اور یہ عورت میری ماں ہے اور میں ایک ہی اس کی اولاد ہوں۔ قومی اس کے بڑے مضبوط ہیں اس لیے جوان نظر آتی ہے خدا نے مجھے مامور کیا تھا کہ میں اسی طرح کروں تاکہ تجھے سبق حاصل ہو۔"

پھر فرمایا کہ

"خضر کا قصہ بھی اسی بناء پر معلوم ہوتا ہے۔ سوءِ ظن جلدی سے کرنا اچھا نہیں ہوتا تصرف فی العباد ایک نازک امر ہے اس نے بہت سی قوموں کو تباہ کر دیا کہ انہوں نے انبیاء اور ان کے اہلِ بیت پر بدظنیاں کیں۔" (ملفوظات جلد چہارم ۲۶۵/۲۶۶)

صحابہ کرامؓ کی نیک ظنی

سیدنا حضرت فضلِ عمر نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ:۔ "صحابہؓ میں نیک ظنی اور دیانت داری انتہا درجہ کی تھی۔ نیک ظنی کی مثال ہے حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک شخص پر قتل کا ایک مقدمہ چلا جب لوگ قتل کرنے کے لیے لے گئے تو اس نے کہا میرے گھر میں لوگوں کی امانتیں ہیں مجھے اجازت دیں کہ میں گھر جا کر وہ امانتیں واپس دے آؤں انہوں نے ضمانت مانگی تو ابوذرؓ کو دیکھ کر کہا یہ میرے ضامن ہیں۔ انہوں نے ضمانت دے دی۔ جب حاضری کا وقت آیا تو ابوذرؓ سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کو اس شخص کا علم ہے انہوں نے کہا مجھے تو علم نہیں صحابہؓ نے کہا اس کا جرم قتل تھا۔ آپؓ نے بغیر واقفیت کے ضمانت دے دی۔ حضرت ابوذرؓ نے کہا ایک مسلمان نے میری ضمانت کے لیے نام لیا۔ بتاؤ میں انکار کیسے کرتا۔ اور کس طرح بدظنی کر سکتا تھا آخر وہ شخص جس کی آپ نے ضمانت دی تھی پہنچ گیا اور پاس آ کر کہا مجھے معاف کر دیں امانتیں تقسیم کرنے میں دیر ہو گئی اس کی وفاداری کو دیکھ کر جرم معاف کر دیا گیا۔ یہ وہ نیک ظن لوگ تھے جو دوسروں پر بدظنی کرنا جانتے ہی نہ تھے۔ پھر خدا بھی ان کے نیک ظنوں کو پورا کر دیتا ہے۔" (سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۱۲۹)

حضرت اقدس کے اس شعر سے خوب وضاحت ہو جاتی ہے۔ ؎

پاک دل پر بدگمانی ہے یہ شقوت کا نشان
اب تو آنکھیں بند ہیں دیکھیں گے پھر انجام کار

بدظنی سے ایمان کی تباہی

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔ ؎

جہل کی تاریکیاں اور سوءِ ظن کی تند باد
جب اکٹھے ہو گئے تو پھر ایماں اڑے جیسے غبار

فرمایا! میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے..... اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۷۱/۳۷۲)

بدظنی گناہوں کی جڑ ہے

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

"سارے گناہوں کی جڑ بدظنی ہے لکھا ہے جب کافر لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انہیں کہا جائے گا کہ یہ تمہاری بدظنی کا نتیجہ ہے خدا کا رسول تمہارے پاس آیا اس نے تمہیں نیکی کی بات سکھائی توبہ اور استغفار کا سبق دیا پر تم نے اس کی مخالفت کی اور اس پر بدظنی کر کے کہا کہ تجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوتا تو سب باتیں اپنے پاس سے بنا کر کہتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۳ تا صفحہ ۳۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرماتے ہیں:۔

"میری امت میں تین خصلتیں رہ جائیں گی فال لینا، حسد کرنا، اور بدگمانی کرنا ایک شخص نے پوچھا حضور اس کا تدارک کیا ہے۔ فرمایا حسد کرے تو استغفار کر جب گمان پیدا ہو تو اسے چھوڑ دے اور یقین نہ کر اور جب شگون لے خواہ نیک نکلے یا بد اپنے کام میں نہ رک اسے پورا کر۔"

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔ کسی کی نسبت وہ بہتان اور یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں اور یاد رکھو کہ ہر ایک عضو سے مواخذہ ہوگا۔ اور کان آنکھ، دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۸)

بیعت کے الفاظ اور قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کی نصیحت

اب میں ان بدیوں سے باز رہنے کے لیے قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب

(باقی صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ کتب

"اسلام شرق و غرب میں"

ڈاکٹر جمال الدین رمادی نے "الاسلام فی المشارق و المغارب" کے عنوان سے رسالہ کی سائز کے ایک سو بیس صفحات کی تصنیف فرمائی۔ جس میں آپ نے اسلام کی عالمگیری اور ہمہ گیری کا ذکر کرتے ہوئے ہر ملک میں جہاں مسلمان ہیں کی مختصر تاریخ بیان فرمائی۔ کتاب بہت مفید اور معلومات سے پُر ہے۔ مختلف ممالک کی مساجد کی تصاویر بھی انہوں نے دی ہیں۔ کتاب کے آغاز میں وہ لکھتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دین حق آزادی، بھائی چارہ اور مساوات کا مذہب ہے۔ اس میں ظلم کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ تلوار کی دھار یا نیزے کی انی سے یہ نہیں پھیلا۔ یہ آسان مذہب، اعلیٰ خلق اور پاکیزگی طبع کی وجہ سے پھیلا ہے۔ اس کے بعد مصنف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بادشاہوں کے نام خطوط درج کئے ہیں۔

مصنف نے قرآن مجید کی یہ آیت بھی درج کی مسلمانوں کو اللہ کا حکم ہے

لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔"

کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں ناانصافی پر آمادہ نہ کرے۔ انصاف سے کام لو یہ فعل تقویٰ کے زیادہ قریب ہے

اس کے مصنف غیر مسلموں کے بارہ میں اسلام کی تعلیم اور ان سے مسلمانوں کے سلوک کی قدرے تفصیل بیان کرتے ہیں۔

وہ قرآن مجید کی یہ آیت آغاز میں لائے۔

وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ۔

خدا کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور دیکھنا زیادتی نہ کرنا۔ اللہ تعالےٰ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔

اس کے بعد مصنف وہ حدیث لائے ہیں جس میں حضورؐ نے غازیوں کو فرمایا

اللہ کا نام لے کر آگے بڑھو۔ دیکھو کسی بچے، بوڑھے اور عورت کو قتل نہ کرنا، خیانت نہ کرنا۔ اصلاح مدنظر رکھنا۔ احسان کا سلوک کرنا اللہ احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ دیکھنا کسی مذہبی راہب، کاہن اور گرجوں کے لئے وقف پادری کو قتل نہ کرنا۔

اس کے بعد مصنف لکھتا ہے جب خیبر فتح ہوا تو آپؐ نے یہود کو تورات کے صحیفے دیئے اور ان سے نیک سلوک کیا۔ اس کے بعد مصنف عبداللہ بن ابیؓ سے حضورؐ کے نیک سلوک کا ذکر کرتا ہے کہ حضورؐ نے کفن کے طور پر اپنی قمیض دی۔ اس کی تدفین تک قبر پر کھڑے رہے۔

اس کے بعد مصنف حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اسامہ بن زیدؓ اور ان کے لشکر کو ہدایات کا ذکر کرتے ہیں کہ ان کے دودھ والے جانور ذبح نہ کرنا۔ پھلدار درخت نہ کاٹنا۔ کسی بچے، عورت بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔ فائدین سے تعارض نہ کرنا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد مصنف حضرت عمرؓ فاروق کا ذکر کرتے ہیں کہ آپ نے یہود کے مذہب سے تعرض نہ کرنے ان کے معابد کی حفاظت ان کے مکانوں پر قبضہ نہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔

اس کے بعد حضرت خالدؓ بن ولید کے اہل حیرہ سے معاہدہ کا ذکر کیا جس میں ان کے راہبوں اور پادریوں سے کسی قسم کے تعرض نہ کرنے کا ذکر ہے بلکہ ہر محروم المعیشت غیر مسلم کے خرچ کی ادائیگی کا بھی ذکر ہے۔

اس کے بعد مصنف نے ایک تاریخی واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ جب ایک غیر مسلم کے باغ سے ایک مسلمان نے زبردستی انگور توڑے تو کس طرح امیر المومنین نے اسے ڈانٹا، اور جب اس نے کہا میں نے شدت بھوک سے مجبور ہو کر ایسا کیا تو آپ نے اس غیر مسلم کو معاوضہ ادا فرمایا۔

پھر عراق و مصر جب فتح ہوئے تو حضرت عمرؓ کا وہاں کے انتظام کے لئے غیر مسلموں سے مشورہ کرنے کا ذکر ہے۔

آخر میں ایلیاء یعنی بیت المقدس کے رہنے والوں سے عمر فاروقؓ نے ۱۵ھ ہجری میں جو معاہدہ کیا اس کا مکمل متن درج کیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد لکھا:۔

اللہ کے بندے امیر المومنین کی جانب سے اہل ایلیا کو امان دی جاتی ہے۔ ان کے اموال نفوس اور گرجوں کی حفاظت کی جائے گی۔ دین کے معاملہ میں ان پر کوئی جبر نہ ہوگا ..... جو چاہے یہاں ٹھہرے جو جانا چاہے اسے اجازت ہوگی۔ آخر میں لکھا "یہ عہد اللہ اس کے رسول، خلفاء اور مومنوں کی جانب سے ہے۔"

مصنف لکھتا ہے اس کے بعد جب اسلام اقطار عالم میں پھیلا تو اس نے اسی تعلیم پر عمل کیا۔ مصنف درج کرتا ہے کہ معاویہ کے زمانہ میں جس کا زمانہ حکومت ۴۱ ہجری سے ۶۰ھ ہجری ہے۔ مسیحیوں کو سلطنت میں بڑے بڑے عہدے دیئے گئے۔

انہوں نے مشہور مسیحی شاعر اخطل کی مثال دی ہے۔ ابوالقدیس یوحنا الدمشقی خلیفہ عبدالملک کا مشیر تھا جبکہ خلیفہ معتصم کے مقرب دو مسیحی بھائیوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک کا نام "سلمویہ" لکھا ہے۔ اور دوسرے کا ابراہیم اس کے پاس خلیفہ کی مہر تھی اور بیت المال کی نگرانی۔

(الاسلام فی المشارق والمغارب ص۸)

خلیفہ عبدالمالک نے اپنے بھائی عبدالعزیز کو مصر کا اتالیق اسے سپرد کیا تھا۔ جب اسے مصر کا والی مقرر کیا تو یہ اتالیق "اثناسس" نامی اس کے ساتھ تھا۔ یہ بہت مالدار تھا۔ چار ہزار اس کے پاس غلام تھے۔ سونا اس کے پاس بکثرت تھا۔ متعدد مکانات اور باغات کا یہ مالک تھا۔

بنو عباس کے خلیفہ معتضد کے زمانہ ۲۷۹ھ تا ۲۸۹ھ ممتد ہے اس میں انبار کا والی حاکم (گورنر) عمر بن یوسف ایک عیسائی تھا۔

صلاح الدین ایوبی جو صلیبی جنگوں کے ہیرو تھے۔ ان کی قبر پر حاضر ہونے کا راقم الحروف کو بھی موقعہ ملا ان کا وزیر "ابن سماتی" مسیحی تھا۔ واضح رہے کہ صلاح الدین ایوبی کی ساری عمر صلیبی جنگوں میں بسر ہوئی۔

مصنف لکھتا ہے مسلمانوں کا نرمی و عدل کا سلوک تھا۔ ان کا سلوک دوسرے مذہب والوں سے تشدد اور سختی کا نہ تھا انہوں نے اہم امور میں ان کی مدد لی۔ انہوں نے وزارت اور والی کا عہدہ اور بڑے بڑے عہدے عطا کئے۔

(الاسلام فی المشارق والمغارب ص۸)

بیان کے آخر میں مصنف فاتح شام حضرت ابو عبیدہؓ کا ذکر کرتا ہے۔ جب انہوں نے غیر مسلموں سے لئے ہوئے ٹیکس واپس کئے کہ ہم اب چونکہ آپ کی حفاظت سے کنارہ کش ہو گئے ہیں کہ اسلامی فوجوں کو عارضی طور پر پیچھے ہٹنا پڑا تھا۔ اس پر مسیحیوں نے مسلمانوں کو دعائیں دیں کہ خدا تمہیں پھر واپس لائے اور یہ مسلمانوں کے حسن سلوک کا نتیجہ تھا کہ ان کا سلوک ان سے مسیحی حکام اور عہدہ داروں سے بھی زیادہ بہتر تھا۔

اس کے بعد مصنف لکھتا ہے کہ یہ سب کچھ باوجود اس کے تھا کہ انہوں نے مسلمانوں سے کیا سلوک کیا۔ اس ضمن میں مصنف حضرت بلالؓ اور عمار و یاسر کا واقعہ بیان کرتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ حسن و احسان اور سلوک دلوں کو موہ لیتے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق اور انصاف قوموں کو سرفرازی بخشتا ہے۔

یہ کتاب اکڑی ہے ایک سلسلہ تصنیف کی اور یہ کتاب مطالع الشعب کی چوتھی ہے۔ اے کاش کتاب کا کاغذ عمدہ ہوتا۔ اس طرح سے مصر نے ایک مفید سلسلہ تصنیف "اعلام العرب" کے نام سے شروع کیا گیا ہے۔ جس میں عرب نسل کے ہر فن میں مشہور شخصیتوں کا ذکر ہے۔ ان کا مطالعہ بہت مفید علمی معلومات فراہم کرتا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

تبصرہ نگار: (غلام باری سیف)

درخواست ہائے دعا

- میرے والد مکرم مرزا محمد رفیق صاحب کافی عرصہ سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں (رفیعہ حنا۔ نیو شالامار ٹاؤن لاہور)
- خاکسار گردوں کے انفکشن کی وجہ سے بیمار ہے۔ (عبدالواسع متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)
- خاکسار کے والد مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب گزشتہ ایک سال سے ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔ (مبارکہ اعظم سمبڑیال)
- عزیزہ طاہرہ نصرت بیمار ہے اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے۔ (منظور احمد شاد۔ ڈاک کالونی۔ کراچی)
- عزیزہ امۃ الشکور ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہے (محمد حلیم۔ گھٹو کے جھجہ)
- خاکسار کا نومولود بچہ بعارضہ یرقان بیمار ہے اور سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔ (قرۃ العین پیر انصار الدین راولپنڈی)
- خاکسار کے داماد عزیزم ناصر احمد آف چک سکندر ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔ (چوہدری فضل داد۔ بھلیر)
- عزیزم طاہر احمد ابن نیاز احمد صاحب عارف اور نثار احمد صاحب پنڈ بیگو وال کنواں میں صفائی کے دوران جنریٹر کی گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے فوری طور پر راولپنڈی ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ (منیر احمد گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استاذی المکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مرحوم

از مکرم عبدالمنان شاہد صاحب مربی سلسلہ کراچی

سیدنا حضرت بانی سلسلہ کے مولد و مسکن قادیان دارالامان سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ایک پسماندہ گاؤں دیالگڑھ میں آج سے تہتر سال قبل ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جو ایک عالم باعمل فاضل بے بدل خادم احمدیت زبردست لیکچرار، مناظر، فدائی قدرت ثانیہ راضی بقضاء رہنے والا دعا گو ثابت ہوا۔ یہ تھے میرے استاد حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی باوجودیکہ آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت پرانے دیہاتی ماحول میں ہوئی مگر بعد ازاں قادیان دارالامان کے روحانی نورانی ماحول نے آپ کو درخشندہ ستارہ بنا دیا۔ آپ مولوی فاضل اور مربیان کی کلاس پاس کر کے سینکڑوں کی ہدایت و رہنمائی کا موجب ہوئے۔

سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد نوراللہ مرقدہ نے نہایت شفقت اور محبت سے ۱۹۵۴ء میں خاکسار کو حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی سے فیصل آباد چھ ماہ کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے بھیجا اور ان کے پاس جا کر

میں نے اپنے مشفق و مہربان استاد سے وہ کچھ سیکھا جس کی میں پہلے الف ب بھی نہیں جانتا تھا۔ ابتداء میں میری طبیعت میں حجاب تھا اب بھی ہے۔ حضرت مولانا صاحب موصوف نے مجھے اپنے ہمراہ دیہات میں دورہ کروا کر اور اپنے سامنے تقریر کروا کر میرے حجاب کو دور کرنے کی کوشش کی اور جس مقام پر میں ذرا اچھی تقریر کر لیتا تو میری حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ استاذی المکرم حضرت مولانا ابوالعطا صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی طرح آپ بھی فرمایا کرتے تھے کہ مطالعہ سے علم بڑھتا ہے جسے تقریر اور تحریر سے ذہن میں منقش کرنا ضروری ہے اگر تقریر پبلک میں عمدہ ہو جائے تو تکبر نہیں کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی نعمت و فضل سمجھنا چاہیئے اور اگر تقریر اچھی نہ ہو سکے تو دل ہار کر نہیں بیٹھ جانا چاہیئے۔ بلکہ آئندہ کوشش جاری رکھنی چاہیئے۔ دوسرا امر میں نے اپنے استاد مولانا دیالگڑھی صاحب سے یہ سیکھا کہ کس طرح اپنوں اور غیروں سے تعلق اور رابطہ رکھنا چاہیئے کیونکہ تعارف کے بغیر دوسروں میں نفوذ بڑا مشکل امر ہے۔

حضرت مولانا موصوف کی تقریر ماشاءاللہ دلنشیں اور دلائل و براہین سے پُر ہوا کرتی تھی آپ فرماتے کہ انسان الفاظ و کلمات تو بہت بول سکتا ہے مگر جو تقریر اصول دلائل اور حکمت سے پُر ہو وہ زیادہ انقلاب انگیز اور زیادہ مؤثر ہوتی ہے اور دوسری بات اصلاح و ارشاد اور تربیت کے لحاظ سے یہ مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ سامعین و مخاطبین کی نفسیاتی کیفیت کو ضرور مدنظر رکھا جائے۔

ایک عجیب بات میں نے یہ دیکھی کہ میری ٹریننگ کے دوران میرے استاد مولانا دیالگڑھی صاحب نے میرے کاموں پر کبھی نکتہ چینی نہیں کی اور نہ ہی مجھے بار بار ٹوکا بلکہ میرے دل و دماغ کو آزاد رکھا تاکہ فطرتی لحاظ سے میری طبیعت خود بخود اپنی کامیابی کے راستے تلاش کرے میرے دل میں اس احسان سے حضرت مولانا صاحب کی قدر و منزلت اور محبت اور بھی بڑھ جاتی تھی۔

حضرت مولانا صاحب کی وفات کے بعد ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ سائیکل پر دورہ کر کے واپس آئے ہیں۔ آپ کی پگڑی کا اوپر کا طرّہ بہت اونچا ہے گول اور سبزی مائل ہے۔ آپ نے جب سائیکل کو دیوار کے ساتھ لگایا تو ٹھک کی آواز سے میری آنکھ کھل گئی۔ اس خواب سے چند باتیں لکھنے کی طرف میری توجہ ہوئی۔

حضرت استاذی المکرم مولانا دیالگڑھی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے رات دن دینی خدمات سرانجام دی ہیں۔ قادیان میں جب ہم دورہ کر کے گھر داخل ہی ہوتے تھے تو حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب مرحوم ناظر اصلاح و ارشاد کا آرڈر پہنچ جاتا تھا کہ فلاں جگہ پہنچ جاؤ وہاں مناظرہ ہے یا جلسہ ہو رہا ہے آپ نے وہاں جا کر تقریر کرنی ہے ہم اسی حالت میں روانہ ہو جایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ ہمیں اپنے کپڑوں کی صفائی کا بھی موقع نہ ملتا تھا۔ اور ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہ ہوتی تھی۔

حضرت مولانا صاحب زیادہ تر سائیکل پر سفر کیا کرتے تھے اور مجھے بھی ٹریننگ کی ابتداء میں سائیکل پر چند ایک دیہات کے دورہ پر بھیجا۔ میں نے عرض کی کہ میں تو راستے نہیں جانتا۔ اور نہ ہی لوگوں سے واقف ہوں۔ فرمایا یہ بھی ٹریننگ کا ایک حصہ ہے جب تم خود راستے تلاش کرو گے اور لوگوں سے دریافت کر کے صدر صاحبان کے گھر پہنچو گے تو آئندہ کبھی نہ بھولو گے چنانچہ وہ ابتدائی سفر مجھے اب تک یاد ہے کہ میں نے بیس جماعتوں کا بیس دن اکیلے ہی سائیکل پر دورہ کیا اور بہت لطف آیا تھا۔

حضرت مولانا صاحب کی تحریر بھی بہت دلکش پُرلطف دلنواز اور روح پرور ہوتی تھی اور سامعین کے جذبات کو ابھارنے کے لئے نرالے قسم کا ادب استعمال فرماتے تھے۔ آپ نے قادیان دارالامان میں ایک کتاب تصنیف فرمائی تھی۔ جس کا نام "خلیل احمد" تھا۔ فرماتے تھے کہ اس کتاب کا نام خلیل احمد کی بجائے کوئی اور ہونا چاہیئے تھا۔ چونکہ مکرم مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے یہ نام تجویز کر دیا ہے تو میں نے سر تسلیم خم کر دیا۔

غرض کہ ان دنوں حضرت مولانا صاحب کی رفاقت سے میں نے بہت سے درس حاصل کئے اور ان سے بہت کچھ سیکھا اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے آمین

بقیہ بدظنی

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ نصیحت یاد دلاتی ہوں جو آپ نے ۲۷ جنوری ۱۹۸۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرمائی۔

آپ فرماتے ہیں۔

"عہد بیعت میں بھی یہ بات داخل ہے کہ میں غیبت نہیں کروں گا۔ میں بدظنی نہیں کروں گا۔ لیکن کچھ ایسا چسکا ہے اور یہ بیماری کچھ ایسی ہے کہ گھر گھر سینے سینے میں داخل ہوئی ہوئی ہے اور خصوصاً عورتوں میں یہ عادت اتنی ہے کہ ان سے برداشت نہیں ہوتا کہ کسی کی برائی دیکھیں یا سنیں اور وہ آگے نہ پہنچائیں دیکھ کر پہنچانا بھی بہت بڑی بات ہے لیکن سن کر پہنچانا تو اخلاق بھی بن جاتا ہے اور غیبت بھی بن جاتی ہے اور پھر چسکے پورے کرنے کے لیے وہ وہ ظن بھی کرتی ہیں اور من گھڑت باتیں بنا کر بہتان میں بھی داخل ہو جاتی ہیں اور یہ بیماری مردوں میں بھی آتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمارے معاشرے کا بہت برا حال ہے۔"

حضور پھر فرماتے ہیں۔

"یہ انفرادی بیماریاں قومی بن جاتی ہیں۔ معاشرتی بن جاتی ہیں پھر آگے پھیل کر بین الاقوامی تعلقات میں داخل ہو جاتی ہیں جیسا کہ اب ہو چکی ہیں ..... پس آپ کو بہت ہی مضبوط ارادے اور قوی فیصلے کے ساتھ ان بدیوں کے خلاف جہاد کرنا چاہیئے۔"

پھر فرمایا:۔

"حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دعاؤں کے ذریعے ان بدیوں کو دور کریں اور ان بھائیوں کے لیے دعا کے ذریعہ بدیوں کو دور کریں جن بھائیوں کو آپ کی زبانیں اور آپ کے ظن نقصان پہنچاتے ہیں اللہ تم رحم فرمائے میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پر یہ بیعت کی جاتی ہے کہ میں بدظنی نہیں کروں گا۔ میں غیبت نہیں کروں گا بہت سے بدقسمت اس شخص کو بھی بدظنی اور غیبت سے الگ نہیں رکھتے۔ چھوٹی چھوٹی آزمائشوں میں پڑ کر بھی بدظنی شروع کر دیتے۔ کوئی مقدمے کا فیصلہ ہو تو کہنے لگ جاتے ہیں کہ اس نے یکطرفہ بات سنی ہے اس لیے یہ فیصلہ ہمارے خلاف دے دیا فلاں خاندان سے تعلقات تھے اس لیے اس نے ہمارے خلاف یہ فیصلہ دیا۔ تو بدظنی ایسی بلا ہے کہ جس ہاتھ پر بیعت کی جاتی ہے ہم بدظنی نہیں کریں گے اور غیبت نہیں کریں گے اسی کے ہاتھ کو بدظنی کے چاقوؤں سے کاٹا جاتا ہے۔ اس لیے بہت مستعد ہونے کی ضرورت ہے اور بہت دعاؤں کی ضرورت ہے ایک مہم کا عالمی سطح پر احباب کو آغاز کر دینا چاہیئے کہ ہم غیبت نہیں کریں گے اور بدظنی نہیں کریں گے اور تجسس نہیں کریں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔"

(الفضل ۶ مارچ ۱۹۸۴ء صفحہ ۶)

ع تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہاں سے
خیرگی سے بدگمانی اسقدر اچھی نہیں
ان دنوں میں جبکہ ہے شور قیامت آشکار

پتہ درکار ہے!

مکرمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ ماسٹر خیر اللہ صاحب وصیت ۱۱۱۳۴، سابقہ تہ ۱۹/۹ دارالنصر غربی ربوہ کے بارہ میں اگر کسی دوست کو علم ہو یا خود موصیہ یہ اعلان پڑھے تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صـ۲)

دے۔ نہ اُس وقت خدا کی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے۔ اور باوجود سراسر بیکس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہرچہ باداباد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلائیں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے، یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اس دُعا میں اشارہ فرماتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی اے خدا ہمیں استقامت کی راہ دکھلا، وہی راہ جس پر تیرا انعام واکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد دہم)

دعائے مغفرت

ہمارا ایک نجی خادم بابا عبدالستار گذشتہ عید الفطر کے تیسرے روز وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم بہت وفادار خیر خواہ اور دعا گو انسان تھا۔ عید سے چند روز پہلے اپنے گاؤں میں گیا اور پھر واپس نہ آ سکا۔ مرحوم دین العجائز رکھتا تھا۔ شدت گرما کے باوجود روزے رکھے حالانکہ عمر ستر سال کے قریب تھی۔

قارئین کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے نیز اس کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

خاکسار کا داماد عزیزم عبدالفاروق ابن عبدالعزیز صاحب پنڈ بھیگو وال ضلع راولپنڈی کنوائی کی صفائی کے دوران اپنے ماموں کو بچاتے ہوئے خود جنریٹر کی گیس کی وجہ سے موضعہ ۷ر جولائی کو وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اہل خاندان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (خان محمد صدیقی گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

قرارداد تعزیت

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر حضرت سیّدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم و مغفور کی بیگم اور جماعت احمدیہ کے جید عالم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ سیدہ مرحومہ نے لمبے عرصہ تک خدمتِ دین کی توفیق پائی۔ یتیموں اور غریبوں سے ہمدردی اور خدمتِ خلق کا جذبہ آپ کو اپنے عظیم باپ سے ورثہ میں ملا تھا۔ اپنے بچوں کی تربیت احسن رنگ میں کی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کے دونوں فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے زندگیاں دین کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ آپ کی اولاد اور دیگر خاندان کا خود حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جھنگ صدر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۷ر اگست کو ہوگا

① امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا تحریری ٹسٹ انشاء اللہ ۲۷ر اگست طبی معائنہ ۲۸ر اگست اور انٹرویو ۲۹ر اگست ۱۹۸۴ء کو ہوگا۔

② داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ۸۴ء مقرر کی گئی ہے اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہ ہو سکے گا۔

③ جو طلباء زندگی وقف کر کے اس سال جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ ۳۱ر جولائی ۸۴ء سے اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔

④ جن امیدواران نے پہلے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

⑤ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

عطایا دیگ کے سلسلہ میں ضروری تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ ۱۷/۸/۸۴ کے صفحہ نمبر ۴ پر دیگوں کے لئے عطایا دہندگان کی فہرست دفتر ہذا کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ جو لا فہرست میں نمبر ۱۱، ۱۲ کے تحت شائع شدہ معطیان کی پوری تفصیل شائع نہیں ہو سکی۔ اب بغرض تصحیح و دعا ان کی تفصیل ذیل میں درج ہے:۔

۱۔ مکرم عبدالحلیم صاحب ولد چوہدری عبدالمجید صاحب کراچی منجانب والدہ مرحومہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ۔ ایک دیگ

۲۔ مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ولد چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کراچی منجانب والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ۔ ایک دیگ

ہر دو عطایا کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ قارئین کرام کی خدمت میں ہر دو معطیان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (افسر جلسہ سالانہ)

شرائط انعامی مقابلہ مقالہ نویسی برائے ممبرات لجنہ

شرائط مقالہ:۔

۱۔ حجم مقالہ:۔ ۵۰۰۰ الفاظ (پانچ ہزار الفاظ)

(۲) خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھا ہو۔ فل سکیپ کاغذ پر ہو۔

(۳) کتب زیر مطالعہ کی فہرست درج ہو۔

(۴) حوالہ جات مکمل درج ہوں۔ یعنی کتاب کا نام مصنف کا نام اور صفحات کا نمبر وغیرہ۔

(۵) اغلاط سے پاک ہو۔ زبان عمدہ ہو۔ گیٹ اپ اچھی ہو۔

(۶) مقالہ کے آغاز میں عناوین درج ہوں جن کے تحت مقالہ درج کیا گیا ہو۔

(۷) صدر کی تصدیق ہو کہ مقالہ خود لکھا گیا ہے۔

(۸) مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ہے۔

(۹) انعام اوّل، دوم، سوم بالترتیب ۳۰۰/- ۲۰۰/- ۱۰۰/- روپے۔ اور یکصد روپیہ ہوگا۔

نوٹ:۔ جو مقالہ ان شرائط کو پورا نہ کریگا وہ بغیر پڑھے واپس کر دیا جائے گا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مالی قربانی کے لئے آگے بڑھو!

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنا مال اور اپنی عزت اور اپنی ہر چیز سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے مالی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔" (وکیل المال اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوابوں کے جزیرہ تک مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو کا سائیکل سفر

مکرم مبشر احمد صاحب زاہد جاپان سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۷ر ہجرت (مئی) بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو کو تیسرا سالانہ سائیکل سفر منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ یہ سفر ٹوکیو مشن ہاؤس YUMENOSHIMA خوابوں کا جزیرہ نامی پارک تک ہوا۔ واپسی بھی اسی دن شام کو سائیکلوں پر ہوئی۔

پچھلے دو سفر ٹوکیو کے قریب واقع مشہور پارکوں MIZU MOTO اور AKIGASE تک ہوئے تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو ہر سال سائیکل سفر کا اہتمام کرتی ہے اور اس میں جاپانی نوجوانوں کی دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے اس دفعہ تین مشاق جاپانی سائیکل سوار بھی شریک سفر تھے۔ جوانوں کے جوان (ممبر انصار اللہ) محمد جمال صاحب نے خاص طور پر شرکت فرمائی۔ جزاہ اللہ۔

پندرہ سائیکل سواروں کا یہ قافلہ دعا کے بعد ٹھیک آٹھ بجے صبح مکرم مغفور احمد صاحب منیب کی ہدایت کے بعد روانہ ہوا۔ ایک خصوصی ہدایت یہ تھی کہ تمام شریک سفر شام تک اپنی بشاشت کو قائم رکھیں۔ سارا ہی قافلہ وقار اور تنظیم کے ساتھ ٹوکیو کے آرا کا دا، کاتسوشکا کوتو اور اے دو وارڈوں سے گزرتا ہوا یومے نوشیما پہنچا۔ اس پارک میں ایک جگہ منتخب کر کے بینر لگا دیئے گئے اس سفر میں پانچ غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے۔

دوپہر کے کھانے سے پہلے اور بعد سائیکل کے دلچسپ مقابلے ہوئے۔ جنہیں پارک میں موجود شائقین نے بھی دلچسپی سے دیکھا۔ پیغام رسانی کا مقابلہ جاپانیوں کے لئے انوکھا مقابلہ تھا۔ پیغام رسانی کے دو سیکشن بنائے گئے ایک جاپانی زبان کے لئے اور دوسرا اردو زبان کے لئے۔ جاپانی زبان والی ٹیم اوّل رہی جس کے انچارج ملک منیر احمد صاحب تھے۔ MR. HIRAYAMA، MR UEYAMA اور MR. YAJIMA اس ٹیم کے ممبر تھے۔ آہستہ سائیکل چلانے کے مقابلہ میں رانا محمد الیاس صاحب اوّل اور MR. HIRAYAMA دوم رہے لمبی دوڑ میں سید سجاد احمد صاحب اور جاوید نجیب صاحب اوّل رہے۔ اور MR. YAJIMA دوم قرار پائے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد ہونے والا روک دوڑ کا مقابلہ بھی بڑا دلچسپ رہا۔ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب نے بڑی ذہانت سے روک دوڑ کی روکیں تجویز کی تھیں۔ لیکن رانا محمد الیاس صاحب اور چوہدری سعید النصر صاحب ان ساری روکوں سے بے نیاز بالترتیب اوّل اور دوم قرار پائے۔

چائے کے وقفہ میں جاپانی اور اردو میں لطائف وغیرہ ہوتے رہے۔ شام ساڑھے پانچ بجے بخیریت واپسی ہوئی۔ مطالعہ فطرت کے پرچہ میں اوّل شاہد رضوان خان صاحب اور دوم سامان قرار پائے۔

ضروری تصحیح

۱۵ر جولائی ۱۹۸۴ء کے الفضل میں محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب مرحوم کی نماز جنازہ اور تدفین کی خبر شائع ہوئی ہے اس میں محترم نواب زادہ صاحب مرحوم کے فرزندان گرامی کے ذکر میں غلطی سے محترم منصور احمد خان صاحب کو فرزند اکبر لکھا گیا ہے حالانکہ دونوں فرزندان میں سے محترم مودود احمد خان صاحب عمر میں بڑے ہیں اور محترم منصور احمد خان صاحب ان سے عمر میں چھوٹے ہیں۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

نمایاں کامیابی

ناصر کے چھوٹے بیٹے عزیزم نعیم احمد خان نے امسال راولپنڈی بورڈ سے میٹرک کا امتحان ۷۵۵ نمبر حاصل کر کے پاس کیا ہے اور قائداعظم میڈل اور نیشنل ٹیلنٹ سکالرشپ کا حق دار قرار پایا ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ عزیزم کو مزید سنہری کامیابیاں عطا کرے اور دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال کرے آمین ثم آمین۔ (حفیظ احمد خان امیر ضلع دادڑی)

تحریک جدید کے وسعت پذیر کام کا تقاضہ

برائے توجہ امراء کرام و صدر صاحبان

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر نے تحریک جدید کے سال نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ کہ کہ ہم اپنی انتہاء کو پہنچ گئے ہیں اتنی ہی جماعت کو توفیق ہے بالکل غلط بات ہے۔ ہمارے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ خدمت کی توفیق زیادہ ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس توفیق کے مقابل پر جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے وہ بھی تو ایک ایسا میدان ہے جو قربانیوں میں اضافے کے مزید تقاضے کرتا رہے گا

خدا کے فضل سے ساری دنیا میں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور ساری دنیا میں جماعت وسعت پذیر ہو رہی ہے۔ جماعت میں نئے آنے والوں کی تعداد کو ہی شامل کر دیا جائے تو اگلے سال نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔"

(وکیل المال اوّل ربوہ)

ضروری اطلاع

اقصیٰ چوک ربوہ میں حضرت حکیم نظام جان مرحوم کے مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) پر حکیم محمود احمد صاحب باقاعدگی سے خدمت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

تبدیلی نام

میں نے اپنی بیٹی کا نام خالدہ نصرت کی بجائے منزہ نصرت رکھ لیا ہے۔ لہٰذا اب اسے منزہ نصرت کے نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

(امۃ الحی شمس ۶۴ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ)

اعلانِ گمشدگی

خاکسار ۸ر جولائی کو بذریعہ جناح ایکسپریس کراچی سے ربوہ پہنچا تھا۔ ربوہ اسٹیشن پر اترتے وقت ایک بیگ جس میں زنانہ و مردانہ کپڑے ادویات اور دیگر قیمتی سامان تھا جو کہ گاڑی میں رہ گیا ہے۔ بیگ پر خاکسار کا نام (حافظ محمد ابراہیم نابینا) لکھا ہوا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے یا اس کے بارے میں علم ہو تو براہ کرم وہ بیگ خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

(حافظ محمد ابراہیم (شاہد)
۲۷۔ تحریک جدید کوارٹرز۔ ربوہ)

(بقیہ صفحہ اوّل)

۶۔ علامہ حامد علی موسوی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ فقہ جعفریہ سے تعلق رکھنے والے دو سرکردہ علماء بھیجیں گے۔ معاملہ کی حساس صورت حال کے پیش نظر ذرائع ابلاغ میں سے کوئی بھی ذریعہ جس میں اخبارات شامل ہیں وہ اس مقدمہ کے بارے میں کوئی چیز شائع نہیں کریں گے۔ اس مقصد کے لیے صرف وہ پریس نوٹ شائع ہو سکے گا جو عدالت خود جاری کرے گی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
British airways
PHONE : 493
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.